Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part - I (Hon)

Paper - Ist

Date . 28-07-2020

time - 1:30 P.M

Topic - Bal-E-Jibril ki dusri ghazal ki tashrih.

موضوع :- بالِ جبریل کی دوسری غزل کی تشریح ۔

اگر کج رو ہیں انجم، آسماں تیرا ہے یا میرا؟
مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا؟

غزل کے اس پہلے شعر میں اقبال خدا سے مخاطب ہیں، کہتے ہیں کہ اگر ستارے ٹیڑھے چل رہے ہیں اور ان کی رفتار درست نہیں تو اس کا ذمہ دار میں کیوں کر ہو سکتا ہوں؟ آسمان میرا نہیں تیرا ہے اور تو ہی ستاروں کو سیدھا چلانے کا مختار ہے۔ میں دنیا کی فکر میں کیوں مبتلا ہوں؟ یہ دنیا میری نہیں تیری ہے۔

مراد یہ ہے کہ اس کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت کے مطابق ہو رہا ہے جس سے ہمیں کوئی آگاہی نہیں۔ اور ہمارا کام یہ ہونا چاہئے کہ خدا نے ہماری رہنمائی کے لئے جو حکم دے رکھے ہیں ان کی تعمیل کرتے رہیں۔

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب! لامکاں تیرا ہے یا میرا؟

اس شعر میں شاعر اپنے رب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اگر لامکاں میں جہاں تیری ذات کی خاص جلوہ فرمائیاں ہیں۔ عشق و عاشقی کے ہنگامے نظر نہیں آتے تو یہ کس کا قصور ہے؟ اے رب لامکاں میرا نہیں تیرا ہے۔ تو اپنی مرضی سے جہاں جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے یہ تیرے اختیار میں ہے۔

۵ اسے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر؟

مجھے معلوم کیا! وہ راز داں تیرا ہے یا میرا؟

ازل کی صبح جب اس کائنات کی پیدائش ہوئی ابلیس نے تیرا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے انکار کا حوصلہ کیونکر ہوا؟ اس سوال کا جواب میں کیا دے سکتا ہوں؟ وہ تیرا راز داں ہے، میرا نہیں۔ مطلب یہ کہ شاعر دوسرے مصرعے میں یہ کہہ رہا ہے کہ ابلیس نے انکار کی تو اس کی وجہ بھی خود خدا جانتا ہے اس کے پیچھے کی مصلحت سے خدا ہی واقف ہے ہم انسان اس کا بھید نہیں پا سکتے۔

۶ محمدؐ بھی تیرا، جبریل بھی، قرآن بھی تیرا

مگر یہ حرفِ شیریں ترجماں تیرا ہے یا میرا؟

شاعر کا یہ اعتماد ہے کہ مکمل یقین ہے کہ محمدؐ بھی اللہ کے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ نے ہی انہیں بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اللہ نے انہیں خاتم المرسل میں اس کائنات کی ہدایت کے لیے سب سے آخر بھیجا۔ جبریلؑ بھی اللہ کے ہیں۔ وہ تمام انبیاء کرام کے پاس اس رب کا پیغام پہنچاتے اور اس کے احکامات لاتے رہے۔ قرآن مجید بھی اسی رب کا نازل کی ہوئی آخری آسمانی کتاب ہے۔ مگر یہ میٹھی بات جیسے جذبہ عشق کہتے ہیں یعنی حرفِ شیریں ہے یعنی یہ عشق کا جذبہ بھی تو رب کا ہی ترجمان ہنس۔ یہ بھی تیرا ہی عطا کردہ ہے یا میرا

۵

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوال آدم خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا ؟

اس شعر میں ستارا اپنے رب سے مخاطب ہے اور کہتا ہے کہ اے رب! تیرے اس دنیا میں اس وقت تک رونق باقی ہے، جب تک خاکی انسان کا ستارہ چمک رہا ہے۔ اگر یہ ستارہ ڈوب گیا اور آدم خاکی کو زوال آ گیا تو اس میں میرا کیا بگڑے گا ؟ جو نقصان ہوگا تیرا ہی ہوگا۔

— ∝ —